آسان اردو قواعد

برائے انگریزی میڈیم اسکول

(ویڈیو لیکچرز کے ہمراہ)

تالیف شازیہ خان

(ایم۔اے۔بی ایڈ)

تعارف

قومی زبان ہونے کی حیثیت سے اردو زبان کو نصاب تعلیم میں ایک ممتاز مقام حاصل ہے۔

اس کتاب میں کوشش کی گئی ہے کہ قواعد کو آسان و سہل زبان میں سمجھایا جائے تاکہ اردو زبان میں طلبا کی استعداد اور قابلیت میں اضافہ ہو۔

یہ کتاب طلبا کی مشکلات کو مد نظر رکھتے ہوئے ترتیب دی گئی ہے۔اس میں اکثر مثالیں اور مشقیں دلچسپ عام فہم اور درسی کتابوں کی عبارتوں سے دی گئی ہیں۔

امید ہے یہ کتاب طلبا کو اردو قواعد سمجھنے میں معاون ثابت ہو گی۔

اس کے ویڈیو لیکچرز بھی یوٹیوب پر موجود ہیں۔www.youtube.com/freetaleem

فہرست

قواعد

قواعد عربی زبان کا لفظ ہے اور قاعدے کی جمع ہے اس کے معنی دستور کے ہیں۔

زبان کے سلسلے میں لفظوں اور جملوں کے علم کو ہم قواعد کہتے ہیں۔ ہر زبان کی بنیاد قواعد پر ہی ہے۔ اس لئے ہر طالب علم کے لئے قواعد کو سمجھنا ضروری ہے۔

اس سلسلے میں ہم سب سے پہلے لفظ کو سمجھیں گے۔

لفظ اور لفظ کی اقسام

لفظ: حروف کے مجموعے کا نام ہے۔ جب ہم حروف تہجی کو جوڑتے ہیں تو لفظ بنتا ہے۔

مثال کے طور پر

☆ا+ح+م+د=احمد

☆پ+ر=پر

☆ب+ک+ر+ی= بکری

☆ہ+ے=ہے

ان چاروں مثالوں میں جب ہم نے ان حروفوں کو جوڑا تو ایک نیا لفظ بنا۔ لفظ دراصل آوازیں یعنی بات کرنے کو کہتے ہیں جو ہم باتیں کرتے ہیں تو لفظ نکلتے ہیں۔ جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ لفظ حروف تہجی کے مجموعے کو کہتے ہیں جب ہم حروفوں کو آپس میں جوڑتے یا ملاتے ہیں تو لفظ بنتا ہے کچھ الفاظ ایسے ہوتے ہیں جن کا کوئی مطلب نہیں ہوتا۔

اس لحاظ سے لفظ کی دو قسمیں ہیں۔

لفظ کی قسمیں:

1۔ کلمہ

2۔ مہمل

کلمہ: بامعنی لفظ کو کہتے ہیں جن کا کوئی مطلب ہو۔ اگر آپ غور کریں تو ہم اپنی روزمرہ زندگی میں جو باتیں کرتے ہیں وہ دراصل کلمے ہوتے ہیں یا معنی دار الفاظ مثلاً پانی۔ قلم۔ سودا۔ بازار۔ لڑکا۔ وغیرہ

یہ سب معنی دار الفاظ ہیں۔

مہمل: وہ لفظ جس کے اپنے کوئی معنی نہ ہوں بلکہ معنی دار الفاظ کے ساتھ استعمال ہوں۔ یہ کلام میں خوبصورتی پیدا کرنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔

مثلاً قلم ولم، پانی وانی، سودا سلف، دانہ دنکا۔

اب ان مثالوں میں ولم، وانی، سلف، دنکا مہمل ہیں جن کا کوئی معنی نہیں ہیں بلکہ معنی دار الفاظ قلم، پانی، سودا کے ساتھ استعمال ہو کر کلام یا تحریر میں خوبصورتی پیدا کرتے ہیں۔

مشق : نیچے دیئے گئے الفاظ میں سے کلمہ اور مہمل الگ کر کے لکھیں۔

گاڑی واڑی	کرسی ورسی	کپڑا وپڑا	بستہ وستہ	چائے وائے	گھاس پھوس	کھاناوانا

کلمہ:

مہمل

کلمے کی اقسام

کلمہ معنی دار الفاظ کو کہتے ہیں ہم اپنے مطلب کے اظہار کے لئے بے شمار الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ اردو زبان میں ان کو تین اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے۔

کلمے کی تین اقسام ہیں۔

1۔ اسم

2۔ فعل

3۔ حرف

اسم: سب سے پہلے ہم اسم کو سمجھتے ہیں اسم وہ کلمہ ہے جو کسی شخص، جگہ، جانور یا پرندے کا نام ہو، اسم کہلاتا ہے۔

مثلاً: میز، بلی، احمد، درخت، کراچی۔

فعل : فعل کو ہم یوں بھی سمجھ سکتے ہیں کہ فعل کام کو کہتے ہیں وہ کلمہ جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا ظاہر ہو فعل کہلاتا ہے۔

مثلاً: لکھتا۔ آیا۔ بیٹھا۔ پڑھنا۔ کھیلتا وغیرہ

حرف: وہ الفاظ جو نہ تو کسی کا نام ہو یا نہ کسی کام کا اظہار کرتے ہیں بلکہ اسم اور فعل کے ساتھ مل کر اپنے معنی ظاہر کرتے ہیں وہ حرف کہلاتے ہیں۔ حرف کے اپنے کوئی معنی نہیں ہوتے بلکہ دوسروں کے الفاظ کے ساتھ مل کر اپنے معنی ظاہر کرتے ہیں۔

اب ان تینوں اقسام کو مثالوں سے سمجھے۔

1۔ طوطا درخت پر بیٹھا ہے۔

اب اس جملے میں طوطا، درخت اسم ہیں کیونکہ یہ نام ہیں جبکہ بیٹھا فعل ہے جو کام کو ظاہر کر رہا ہے۔ 'پر' کے اپنے کوئی معنی نہیں ہیں لیکن جملے میں اسم اور فعل کے ساتھ مل کر اپنے معنی ظاہر کر رہا ہے۔ یہ حرف کہلاتا ہے۔

طوطا درخت بیٹھا ہے اگر اس جملے میں سے 'پر' کو حذف کر دیا جائے تو جملہ بے معنی ہو جاتا ہے۔ لیکن 'پر' لگانے سے جملہ مکمل ہو جاتا ہے اگر اس کا مطلب بھی واضح ہو جاتا ہے کہ طوطا درخت پر بیٹھا ہے یعنی طوطا درخت (کہاں) بیٹھا ہے؟ درخت پر بیٹھا ہے۔ پر لگا دینے سے بات پوری سمجھ میں آجاتی ہے۔

اب مزید مثالوں سے تینوں اقسام کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

1۔ بلی دودھ پی رہی ہے۔

2۔ درزی کپڑے سیتا ہے۔

3۔ احمد کراچی جا رہا ہے۔

4۔ مالی پودوں کو پانی دے رہا ہے۔

اب ان مثالوں میں بلی، دودھ، درزی، کپڑے، احمد، کراچی، مالی، پودوں اور پانی اسم ہیں کیونکہ یہ کسی نہ کسی شخص، جانور، جگہ یا چیز کا نام ہیں۔

اسی طرح حرف کو سمجھنے کے لئے مزید مثالیں لیتے ہیں۔

1۔ بادشاہ نے محل بنایا۔

2۔ دریا پہاڑ سے نکلے ہیں۔

3۔ گھاس پر مت چلو۔

4۔ یہ قلم کس کا ہے؟

ان مثالوں میں ۔نے سے۔پر۔کا حرف ہیں ایسے تو ان کے اپنے معنی نہیں ہیں لیکن اسم اور فعل کے ساتھ مل کر پورے معنی ظاہر کر رہے ہیں۔

اگر ان مثالوں سے ہم حرف حذف یا مٹا دیں تو یہ جملے بے معنی ہو جاتے ہیں جیسے بادشاہ محل بنایا۔ دریا پہاڑ نکلے ہیں۔ گھاس مت چلو۔ یہ قلم کا ہے ؟ لیکن حرف لگا دینے سے جملے نہ صرف مکمل ہو جاتے ہیں بلکہ پڑھنے والے کو بات بھی آسانی سے سمجھ میں آ جاتی ہے۔

مشق نمبر 1

درج ذیل جملوں میں سے اسم الگ کریں۔

* شیر جنگل کا بادشاہ ہے۔

* ۔چاند آسمان پر چمکتا ہے۔

* ۔احمد اسکول جاتا ہے۔

* ۔گلاب کا پھول بہت خوبصورت ہوتا ہے۔

* ۔لڑکے کرکٹ کھیل رہے ہیں۔

مشق نمبر2: درج ذیل جملوں میں سے فعل الگ کریں۔

* ۔بچے میدان میں کھیل رہے ہیں۔

* ۔علی کل شام گھر آئے گا۔

*۔درزی کپڑے سیتا ہے۔

*۔ابو آفس جاتے ہیں۔

*۔سورج مشرق سے نکلتا ہے۔

مشق نمبر3:

درج ذیل جملوں میں حرف الگ کریں۔

*۔بلی گیند سے کھیل رہی ہے۔

*مالی پودوں کو پانی دیتا ہے۔

*۔ علی کرسی پر بیٹھا ہے۔

*۔ تم نے بازار سے کیا خریدا؟

*۔ مریم جماعت میں اول آئی ہے۔

اسم کی اقسام

1۔اسم معرفہ

2۔اسم نکرہ

اسم معرفہ

اسم خاص بھی کہتے ہیں یہ وہ اسم ہے جو کسی خاص نام کی طرف اشارہ کرتے ہیں یعنی جو کسی خاص جگہ ، شخص، جانور، یا چیز کا نام ہو اسے اسم معرفہ کہتے ہیں یا اس کو اسم خاص بھی کہتے ہیں۔

مثالیں: احمد۔ آب زم زم، کراچی، مانو بلی

اس دنیا میں یوں تو بہت سارے انسان ہیں لیکن احمد کسی خاص لڑکے کی طرف اشارہ ہے۔پانی ایک عام چیز ہے لیکن جب ہم آب زم زم کا ذکر کرتے ہیں تو کسی خاص پانی کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ شہر تو بہت ہیں لیکن کراچی تو بس ایک ہے۔اسی طرح بلیلاں تو بہت ہیں مگر میری مانو بلی کی تو بات ہی کچھ اور ہے۔

مشق:

درج ذیل جملوں میں سے اسم معرفہ پر دائرہ بنائیں۔

1۔احمد ایک ہونہار طالب علم ہے۔

2۔میں کل لاہور جاوں گی۔

3۔کیا تم نے نیلا قلم کہیں دیکھا ہے؟

4۔ قرآن مجید، انجیل، زبور، توریت اللہ کی کتابیں ہیں۔

5۔ مینار پاکستان اقبال پارک میں ہے۔

اسم نکرہ

کسی انسان، چیز، جگہ یا جانور کے عام طور پر لئے جانے والے نام کو اسم نکرہ کہتے ہیں۔

مثلاً: لڑکا۔ کتاب۔ شہر۔ بلی

اسم کی اقسام: (بناوٹ کے لحاظ سے)

بناوٹ کے لحاظ سے اسم کی تین اقسام ہیں۔

1۔اسم جامد

2۔اسم مصدر

3۔اسم مشتق

1۔اسم جامد:

وہ کلمہ ہے جو نہ خود کسی سے بنتا ہے اور نہ اس سے کوئی دوسرا لفظ بنتا ہو۔

مثلاً: شیر۔ سونا۔ احمد۔ بلی۔ وغیرہ

2۔اسم مصدر:

جس طرح جانوروں، انسانوں، پودوں، چیزوں اور پرندوں کے نام ہوتے ہیں اسی طرح کاموں کے بھی نام ہوتے ہیں

وہ کلمہ ہے جو خود تو کسی لفظ سے نہیں بنتا لیکن اس سے دوسرے لفظ بنتے ہیں۔

مثلاً: **پڑھنا۔ چلنا۔ کھیلنا۔ لکھنا۔** وغیرہ

دراصل مصدر ایسا کلمہ ہے جس سے کئی اور الفاظ نکلتے ہیں۔ یہاں ایک بات جو غور طلب ہے وہ یہ ہے کہ مصدر ایسا اسم ہے جس میں کام کا ہونا یا کرنا زمانے کے تعلق کے بغیر پایا جائے۔

جیسے: جاگنا۔ بولنا۔ آنا۔ جانا۔

ان مثالوں میں کام کے ہونے کا ذکر ہے لیکن وقت اور زمانے کا کوئی تعین نہیں ہے۔

نوٹ:

(اردو زبان میں مصدر کے آخر میں ہمیشہ "نا" آتا ہے۔ اور وہ کسی بھی کام کا نام ہو گا۔ بعض دفعہ یہ بھی ہوتا کہ کچھ الفاظ کے آخر میں نا آتا ہے لیکن وہ مصدر نہیں ہوتے۔

جیسے: نانا۔ چنا۔ گنا۔ وغیرہ

کیونکہ یہ سب چیزوں کے نام نہیں۔

معنوں کے لحاظ اسم مصدر کی دو قسمیں ہیں۔ 1

۔ مصدر لازم:

بعض کام ایسے ہوتے ہیں جن کا صرف فاعل ہوتا ہے اور مفعول نہیں ہوتا۔

ایسے کام کے نام مصدر لازم کہتے ہیں۔

آنا،، جانا، سونا۔ رونا وغیرہ

ایسے کاموں کے نام ہیں جن کے صرف فاعل ہوتے ہیں۔

مثلاً: رونا اور ہنسنا زندگی کے ساتھ ہے۔

2۔مصدر متعدی:

بہت سے ایسے کام ہوتے ہیں جس میں فاعل اور مفعول کا ہونا ضروری ہے۔

اب اس بات سے ایسے سمجھ لیجئے کہ پڑھنے کے لئے ایک پڑھنے والے کی ضرورت ہے اور دوسری جو چیز پڑھی جائے

جبکہ آپ غور کریں تو آنا۔ اٹھنا۔ رونا۔ دونا۔ یہ ایسے کام ہیں جن میں مفعول کی ضرورت نہیں ہوتی

اسم معرفہ کی اقسام

اسم معرفہ کی چار قسمیں جو درج ذیل ہیں۔

1۔اسم علم

2۔اسم ضمیر

3۔اسم اشارہ

4۔اسم موصول

ان چاروں اقسام میں جو سب سے زیادہ اردو زبان میں استعمال ہوتی ہے وہ اسم علم اور اسم ضمیر ہے۔ سب سے پہلے ہم ان دونوں کو سمجھتے ہیں۔

اسم علم: وہ اسم ہے جو کسی شخص کی پہچان کے لئے علامت کا کام دیتا ہے۔

-1

اب آپ اس کو اس طرح سمجھ لیں کہ اسم معرفہ کسی بھی خاص نام کو کہتے ہیں چاہے وہ چیز، جانور جگہ یا انسان کا نام ہو مگر اسم علم انسانوں کے خاص نام کی طرف اشارہ کرتا ہے یعنی اصلی یا ذاتی نام کو ہم اسم علم کہتے ہیں

جیسے:

1۔**لیاقت علی خان** پاکستان کے پہلے وزیر اعظم تھے۔

2۔**احمد فراز** ایک بڑے شاعر تھے۔

3۔**سعدیہ** اور **مریم** جماعت ہشتم میں پڑھتی ہیں۔

ان جملوں میں لیاقت علی خان، احمد فراز، سعدیہ اور مریم اسم علم ہیں۔

اسم علم کی اقسام

اسم علم کی پانچ قسمیں ہیں۔

ا۔ عرف

۲۔ خطاب

۳۔ لقب

۴۔ کنیت

۵۔ تخلص

ا۔ عرف:

آپ نے اکثر دیکھا ہو گا کہ والدین اپنے بچوں کو پیار و محبت سے اصل نام کے بجائے کسی دوسرے نام سے پکارتے ہیں۔ یا بعض دفعہ لوگ نفرت اور حقارت سے کسی کا نام رکھ دیتے ہیں۔

☆ عرف وہ نام ہے جو پیار یا حقارت کی وجہ سے مشہور ہو جائے۔

جیسے۔ منی۔ کلو۔ گڈو۔ عینی۔ وغیرہ

۲۔ خطاب:

یہ وہ اعزازی نام ہے جو حکومت کی طرف سے کسی شخص کو اس کی علمی یا قومی خدمات کے سلسلے میں دیا جائے۔

مثلاً: سمس العلماء۔ سر۔ خان بہادر۔ وغیرہ

یعنی کسی شخص کو اس کے کارناموں اور خدمات کے سلسلے میں حکومت اعزاز سے نوازتی ہے اسے خطاب کہتے ہیں۔

۳۔لقب:

وہ نام جو کسی وصف یا خوبی کی وجہ سے لوگوں میں مشہور ہو جاتا ہے۔

یعنی دنیا میں ایسے بہت سے لوگ ہوتے ہیں جن میں کوئی نہ کوئی خاص بات یا خوبی ہوتی ہے۔اسی کی بدولت لوگ انہیں ان کے نام سے نہیں پکارتے۔

مثلاً:

*۔حضرت علی کو ان کی بہادری کی وجہ سے شیر خدا پکارا جانے لگا۔

*۔حضرت ابو بکر کو ان کی سچائی کی وجہ سے صدیق پکارا جانے لگا۔

شیر خدا۔امین۔صدیق۔وہ نام ہیں جو کسی خوبی یا ذاتی صف کی بناء پر رکھے گئے ہیں۔

۴۔کنیت:

وہ نام ہیں جو ماں باپ یا بیٹا بیٹی کے تعلق سے پکارا جائے۔یعنی بعض لوگ اپنے اصلی نام کے ساتھ کسی کا باپ۔کسی کا بیٹا۔کسی کی ماں۔کسی کی بیٹی کا ایک جزوی نام لگا لیتے ہیں۔

مثلاً:

1۔فاطمہ بنت عبد اللہ (عبد اللہ کی بیٹی)

2۔ام المومنین (مومنوں کی ماں)

3۔ام زبیر (زبیر کی ماں)

4۔محمد بن قاسم (قاسم کا بیٹا)

یہ سب جزوی نام ہیں جو اعزازی طور پر یا شوق سے اصلی نام کے ساتھ لگائے گئے ہیں۔

۵۔ تخلص:

شاعر غزلوں یا نظموں میں اپنا ایک چھوٹا سا نام استعمال کرتے ہیں اس نام کو تخلص کہتے ہیں۔

مثلاً:

*۔میر اسد اللہ خان کا تخلص (غالب) ہے۔

*۔ شیخ محمد ابراہیم کا تخلص (ذوق) ہے۔

*۔الطاف حسین کا تخلص (حالی) ہے۔

*۔ مسعود الحسن کا تخلص (تابش) ہے۔

نہیں کھیل اے داغ یاروں سے کہ دو

کہ آتی ہے اردو زباں آتے آتے

مشق:1

درج ذیل جملوں میں سے اسم علم کی اقسام علیحدہ کریں۔

1۔ قائداعظم کا مزار کراچی میں ہے۔

2۔ سر سید احمد خان نے مسلمانوں کو کھویا ہوا وقار واپس دلانے کی جدوجہد کی۔

3۔ ابو منی کے لئے گڑیا لائے۔

4۔ حضرت عائشہ ام المومنین نہایت سخی اور عبادت گزار خاتون تھیں۔

5۔ حضرت علی شیر خدا نے خیبر کا قلعہ فتح کیا تھا۔

6۔ اسد اللہ خان غالب دلی میں پیدا ہوئے۔

مشق نمبر2:

درج ذیل جملوں میں سے اسم علم کے گرد دائرہ بنائیں۔

1۔ابن بطوطہ ایک مشہور سیاح گزرے ہیں۔

2۔احمد دوڑ میں اول آیا ہے۔

3۔بہادر شاہ ہندوستان کے آخری بادشاہ تھے۔

4۔مجھے غالب کی غزلیں پڑھنا اچھا لگتا ہے۔

5۔فاطمہ جناح قائد اعظم کی ہمشیرہ تھیں۔

2 **اسم ضمیر:** وہ کلمہ ہے جو کسی اسم کے بجائے استعمال کیا جائے تا کہ اسم کو بار بار دہرانا نہ پڑے

جیسے وہ، آپ، ہم، میں، اس، میرا وغیرہ

بچوں کو جو بات یہاں سمجھنے کی ہے وہ یہ کہ اسم کی تکرار سے تحریر سے خوبصورتی اور روانی چلی جاتی ہے۔ ایک ہی نام کو بار بار دہرانے سے گفتگو کا مزہ خراب ہو جاتا ہے۔

یعنی اسم **ضمیر** وہ کلمہ ہے جو اسم کی جگہ استعمال ہوتا ہے۔ اب ایسے مثالوں کے ذریعے سمجھئے۔

عادل روز اسکول جاتا ہے۔ **عادل** اپنا ہر کام وقت پر مکمل کرتا ہے۔ **عادل** کو اردو کا مضمون پسند ہے۔

اب ان جملوں میں **عادل** کی بار بار تکرار ہو رہی ہے اور تحریر میں روانی اور خوبصورتی بھی نظر نہیں آ رہی۔ اب ہم اس کو اسم ضمیر کے ساتھ لکھتے ہیں۔

عادل روز اسکول جاتا ہے، **وہ** اپنا ہر کام وقت پر مکمل کرتا ہے، **اس** کو اردو کا مضمون پسند ہے۔

اب ان جملوں سے اسم ضمیر کا استعمال واضح ہو گیا ہے۔

نوٹ: مرجع: جس اسم کے بدلے ضمیر استعمال ہو اس کو مرجع کہتے ہیں۔ جیسے عادل آیا اور اس نے سب کو سلام کیا یہاں **اس** ضمیر اور **عادل** مرجع ہیں۔

مشق:

درج ذیل جملوں میں سے **ضمیر** اور مرجع الگ کریں۔

1۔ اے اللہ! تو مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

2۔ احمد لاہور کا رہائشی ہے مگر وہ آج کل کراچی میں مقیم ہے۔

3۔ احمد آیا اور اس نے سب کو سلام کیا۔

4۔ سعدیہ اور آمنہ جماعت میں اول آئی ہیں اس لئے سب انہیں پسند کرتے ہیں۔

اسم ضمیر	اسم مرجع

3- اسم اشارہ: اسم اشارہ وہ اسم ہے جس سے جملے میں کسی چیز، جگہ، یاانسان کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ جیسے یہ لڑکی کون ہے؟

وہ دیوار اونچی ہے۔

یہ اور **وہ** اسم اشارہ ہیں۔

جب ہم بات چیت یا گفتگو کرتے ہیں تو بعض اوقات کسی شخص یا چیز کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ جو لفظ ہم بطور اشارہ کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں وہ اسم اشارہ کہلاتے ہیں۔

اب ان مثالوں میں یہ لڑکی طرف اشارہ کر رہا ہے۔

وہ دیوار کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔

اسم اشارہ کی دو قسمیں ہیں۔

1۔ اسم اشارہ قریب

2۔اسم اشارہ بعید

قریب کے لئے "یہ "کا استعمال کرتے ہیں

دور کے لئے "وہ"کا استعمال کرتے ہیں۔

نوٹ: جس اسم کی طرف اشارہ کیا جائے "مشارالیہ " کہتے ہیں۔

مشق:

درج ذیل جملوں میں مناسب اسم اشارہ لگائیں۔

1۔۔۔۔۔۔۔۔۔لڑکے کرکٹ کھیل رہے ہیں۔

2۔۔۔۔۔۔۔۔۔کتاب میری ہے۔

3۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آدمی کے پاس میرا قلم ہے۔

4۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بچہ رو رہا ہے۔

5۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لڑکوں کو بلا لو۔

4اسم موصول : وہ ناتمام اسم ہے جس کا مطلب پورے جملے کے بغیر سمجھ میں نہیں آسکتا ہے۔

جب گفتگو اور بات چیت میں بعض دفعہ ایسے الفاظ آجاتے ہیں جب تک ان کے ساتھ ایک جملہ ملایا نہ جائے وہ معنی نہیں دیتے اور نہ ہی ان کی وضاحت ہوتی ہے۔اس قسم کے الفاظ کو موصول کہتے ہیں۔

مثلاً :جو۔جس۔جن۔یہ۔جو کچھ۔جو کوئی

یہ تنہا اکیلے کوئی معنی نہیں دیتے جب تک کہ ان کے ساتھ کوئی جملہ ملایا نہ جائے۔

مثالیں:

1۔ **جو** بچے محنت کرتے ہیں وہ کامیاب ہوتے ہیں۔

2۔ یہ وہی لڑکا ہے **جس** کو انعام ملا تھا۔

3۔ **جس** کا کام اسی کو ساجھے۔

ان مثالوں میں جو۔ جس۔ الفاظ کے بغیر بے معنی ہیں۔

مشق:

درج ذیل جملوں میں سے اسم موصول تلاش کریں۔

1۔ جو والدین کا ادب نہیں کرتے وہ ہمیشہ ناکام رہتے ہیں۔

2۔ جس کو علم حاصل کرنا ہے مدرسے جاے۔

3۔ جو آم پسند آئے توڑ لو۔

4۔ تم جس دن چاہو آ جاو۔

5۔ جو کل نہیں آئے تھے وہ کھڑے ہو جائیں۔

اسم نکرہ کی اقسام

اسم نکرہ کی چھ قسمیں ہیں۔

1۔ اسم ذات

2۔اسم صفت

3۔اسم استفہام

4۔اسم کنایہ

5۔اسم مصدر

6۔اسم مشتق

1۔اسم ذات:

وہ اسم نکرہ ہے۔ جو ایک قسم کی چیز کو دوسری قسم کی چیز سے الگ پہنچاننے کے لئے استعمال ہو۔ مثلاً: **عورت۔ لڑکا۔ ہاتھی۔ شیر۔ کرسی۔ میز۔ سیب۔ آم۔ سونا اور چاندی۔**

یہ سب انسانوں، جانوروں اور چیزوں کے نام ہیں۔ ان کے ناموں کی وجہ سے ہم انہیں ایک دوسرے الگ کر سکتے ہیں اور پہچان سکتے ہیں یعنی ایک چیز کی حقیقت دوسری چیزوں سے الگ پہچان جائے اور اس سے کوئی وصف مراد نہ ہو۔

اسم ذات کی پانچ اقسام ہیں۔

۱۔اسم مصغر

۲۔اسم مکبر

۳۔اسم ظرف

۴۔اسم آلہ

۵۔اسم صوت

۱۔اسم مصغر:

بعض الفاظ ایسے ہوتے ہیں جو چیزوں کو چھوٹائی ظاہر کرتے ہیں ان کو اسم مصغر کہتے ہیں۔

مثلاً:**صندوقچی۔باغیچہ۔پہاڑی**۔وغیرہ

*۔دام سے دمڑی

*۔شیشہ سے شیشی

*۔پیالہ سے پیالی

*۔بھائی سے بھیا

۲۔اسم مکبر:

وہ اسم ہے جو کسی اسم کی بڑائی ظاہر کرے۔

مثلاً:**مہاراجہ۔ شہسوار۔ چھتر**۔وغیرہ

۳۔اسم آلہ

وہ اسم ہے جس میں اوزار یا ہتھیار کے معنی پائے جائیں یا کسی ایسی چیز کا نام ہو۔ جس کے ذریعے سے کوئی کام لیا جائے۔

آپ نے مکسک، سنار۔ بڑھئی کے پاس اوزار دیکھے ہونگے۔ اسی طرح سپاہی بھی مختلف ہتھیار استعمال کرتے ہیں۔ ان سب کو اسم آلہ کہتے ہیں۔

مثلاً: **قلم۔چاقو۔ چھری۔چابی۔ چمٹا**۔وغیرہ

۴۔اسم صوت:

اسم صوت وہ اسم ہے جو کسی جان دار یا غیر جاندار اسم کی آواز کو ظاہر کرے۔

اسم صوت وہ اسم ہے جو کسی آواز کا نام ہو۔

آپ نے گھنٹی، طوطا، کوا، کوئل اور چڑیوں کی آوازیں سنی ہونگی یہ سب آوازیں اسم صوت ہیں۔

مثلاً:

اسم	صوت
کوئل	کو کو
شیر	دھاڑ
بارش	رم جھم
بکری	میں میں
ہنسی	ہی ہی
بادل	گڑ گڑاہٹ
کوا	کائیں کائیں
بلی	میاؤں میاؤں

۵۔اسم ظرف:

اسم ظرف وہ اسم ہے جس میں جگہ یا وقت کے معنی پائے جائیں۔

یعنی اسم ظرف وہ اسم ہے جو جگہ یا وقت کا نام ہو۔

اسم ظرف کی اقسام

اسم ظرف کی دو اقسام ہیں۔

1۔اسم ظرف مکان:

وہ اسم ہے جس میں جگہ یا مقام کا ذکر ہو۔

مثلاً:

1۔ یہ باغ خوبصورت ہے۔

2۔ پرندے پنجرے میں بند ہے۔

3۔ مری میں میرا ایک چھوٹا سا گھر ہے۔

ان مثالوں میں **گھر، پنجروں اور باغ** جگہ کے نام ہیں۔ مزید مثالوں سے سمجھئے ان میں مسجد، مدرسہ یہاں وہاں، ریگستان بھی ہو سکتے ہیں۔

2۔ اسم ظرف زمان:

وہ اسم ہے جس میں زمانے یا وقت کا ذکر ہو۔

جیسے: **صبح، شام، دن، رات، کل اور پرسوں** وغیرہ

مثلاً:

*۔ بچے شام میں کرکٹ کھیل رہے ہیں۔

*۔ صبح سویرے اٹھنا صحت کے لئے اچھا ہوتا ہے۔

*۔ احمد رات کو جلدی سو جاتا ہے۔

ان مثالوں میں **شام، صبح، سویرے، اور رات** اسم زمان ہیں۔

مشق:

خط کشیدہ الفاظ کے آگے اسم ذات کی اقسام کے نام لکھیۓ۔

1۔ سارہ چھری سے سیب کاٹ رہی ہے۔

2۔احمد کو باغ میں جانا پسند ہے۔

3۔امی ہمیشہ صندوقچی الماری میں رکھتی ہیں۔

4۔مجھے ہمیشہ بادل کا گرج سے خوف آتا ہے۔

5۔مہاراجہ ہاتھی پر سوار بڑی شان و شوکت سے چلا آرہا تھا۔

2۔اسم صفت

:اسم صفت اسم نکرہ کی ایک قسم ہے۔

یہ وہ کلمہ ہے جو کسی اسم یا ضمیر کی بھلائی، برائی تعداد یا مقدار کو ظاہر کرے۔

مثالیں:**ہوشیار لڑکا۔بد تمیز بچہ، چار روٹی، تھوڑا سا پانی**

وہ الفاظ جو کسی اسم کے بارے میں یہ بتائے کہ وہ **کیسا، کون، کہاں اور کتنا** ہے۔

اب ان مثالوں میں ہوشیار صفت ہے جو لڑکی کی خوبی کو بیان کر رہا ہے بد تمیز بچے کی برائی کو بیان کر رہا ہے۔بچہ کیسا ہے؟بد تمیز ہے اسی طرح چار تعداد کو ظاہر کر رہا ہے اور تھوڑا سا مقدار کو۔

یہاں جو بات توجہ طلب ہے وہ یہ کہ اسم اور صفت لازم و ملزوم ہیں جملے میں صفت اسی وقت موجود ہو گا جب اسم موجود ہو گا۔بعض دفعہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ جملے میں ایک سے زیادہ اسم ہوں لیکن کسی ایک ہی اسم کی صفت بیان کی گئی ہو۔

(صفت اسم کی حالت بیان کرتا ہے)

کون، کتنا، کتنی، کیسا، کیسی

مثلاً:

* یہ دو میٹر کپڑا ہے۔(کتنا)

* یہ تھوڑی سی دال ہے۔(کتنی)

* یہ بریانی مزیدار ہے۔(کیسی)

* کالے بال(کیسے)

اسم صفت وہ اسم ہے جس میں کسی چیز کی خصوصیت معلوم ہو یا جو کسی چیز کی اچھائی یا برائی کو ظاہر کرے۔ جس اسم کی اچھائی، برائی تعداد یا مقدار بیان کی جائے اس کو **موصوف** کہتے ہیں۔

اسم موصوف : جس اسم کی اچھائی، برائی تعداد یا مقدار بیان کی جائے اس کو موصوف کہتے ہیں۔

جیسے **گرم روٹی** اس میں گرم صفت ہے اور روٹی اسم ہے یہ **اسم موصوف** کہلائے گا۔

نوٹ:

یوں تو جملے بہت ایک سے زیادہ اسم ہو سکتے ہیں لیکن جس کی اسم کی صفت بیان کی جائے وہ موصوف کہلائے گا۔

مثالیں:

* باغ میں خوبصورت پھول کھلتے ہیں۔

اب اس جملے میں **باغ** **اور** **پھول** دو اسم ہیں۔

اور **خوبصورت** صفت ہے اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ موصوف کونسا اسم ہے ؟

تو اس کا آسان سا جواب ہے خوبصورت کیا ہے ؟(جواب) پھول

تو موصوف **پھول** ہو گا۔

مشق:

درج ذیل جملوں میں سے صفت اور موصوف الگ الگ کریں۔

1۔امی بہت مزیدار بریانی بناتی ہیں۔

2۔احمد نے چاول اور ایک روٹی کھائی۔

3۔احمد بہت جھگڑالو ہے۔

4۔میز پر قلم رکھا ہوا ہے۔

5۔آمنہ نے بازار سے نئے کپڑے خریدے۔

اسم صفت کی قسمیں:

۱۔صفت ذاتی

۲۔صفت نسبتی

۳۔صفت عددی

۴۔صفت مقداری

۱۔صفت ذاتی:جو اپنے موصوف کی ذات یا اچھائی یا برائی وغیرہ کو ظاہر کرتی ہے۔وہ صفت جو کسی موصوف میں **مستقل** طور پر پائی جائے اسے صفت ذاتی کہا جاتا ہے۔**وہ اس صفت کی بنا پر اس کی شناخت ہو۔**

جیسے بہادر شیر۔رنگین پھول۔کڑوا کریلا

ان مثالوں میں بہادری صفت ہے۔اس لئے **پھول ہمیشہ رنگین** ہوتے ہیں۔**کریلا ہمیشہ کڑوا** ہوتا ہے۔یہ اس کی خصوصیت ہے۔یہ اس کی ذاتی صفت ہے۔

صفت ذاتی کے تین درجے ہیں۔

ا۔تفصیل نفسی: یہ وہ صفت ذاتی کا درجہ ہے جس میں کسی چیز یا شخص کی ذاتی صفت بغیر کسی مقابلے کے ظاہر ہو

یعنی آسان الفاظ میں جو اپنے موصوف کی اچھائی یا برائی صرف اس کی حد تک بیان کرے۔

مثلاً: **احمد ہوشیار لڑکا ہے۔**

ب۔ تفصیل بعض: جس سے یہ ظاہر ہو کہ کسی صفت میں بعض چیزوں یا شخصوں وغیرہ کے مقابلے میں موصوف کا درجہ بڑھا ہوا۔ اس بات کو ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ وہ درجہ صفت جس میں ایک چیز یا شخص کو دوسرے پر ترجیح دی جائے۔

مثلاً: **احمد اسد سے زیادہ ہوشیار ہے۔**

ج۔ تفصیل کل: اس درجے میں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ موصوف کا درجہ کسی صفت میں دیگر سب چیزوں یا افراد سے بڑھا ہوا ہے۔ یعنی جس میں کسی چیز کو اس جیسی تمام چیزوں پر ترجیح دی جائے۔

مثلاً: **احمد سب لڑکوں سے زیادہ ہوشیار ہے۔**

مشق ان جملوں میں سے **تفصیل نفسی، تفصیل بعض** اور **تفصیل کل** الگ الگ کر کے لکھیں

*۔ آم مزیدار پھل ہے۔

*۔ گلاب سب سے زیادہ خوبصورت پھول ہے۔

*۔ آمنہ سعدیہ سے زیادہ لمبی ہے۔

*۔ کھانے میں مجھے سب سے زیادہ بریانی پسند ہے۔

*۔ احمد ذہین لڑکا ہے۔ ے۔

2)**صفت نسبتی**: جو اپنے موصوف سے نسبت ہونے کی وجہ سے مشہور ہو یعنی وہ صفت ہے جو کسی شخص یا چیز کا دوسرے شخص یا چیز سے تعلق یا نسبت ظاہر کرے۔

اس بات کو ہم آسان الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ وہ صفت جو کسی شخص، خاندان ملک یا شہر کے ساتھ اپنے موصوف کی نسبت یا تعلق کو ظاہر کرے۔

جیسے **لاہوری نمک، جناح کیپ، پاکستانی قوم**

اب ان مثالوں میں **نمک لاہور** سے تعلق ظاہر کر رہا ہے **کیپ** اپنا تعلق **جناح** سے ظاہر کر رہی ہے اسی طرح **قوم پاکستان** سے نسبت رکھتی ہے یا تعلق کا اظہار کر رہی ہے۔

جب کوئی صفت اپنے موصوف سے تعلق کی وجہ مشہور ہو جائے یا پہچانا جائے صفت نسبتی کہلاتا ہے۔

3) **صفت عددی:** وہ صفت ہے جو اپنے موصوف کی گنتی کو ظاہر کرے۔

مثلاً: کتنا، کتنی، یعنی **تعداد** بتانے والے الفاظ جیسے۔

ہزاروں لوگ، پانچواں پارہ، اس سے میں ہزاروں اور پانچواں صفت عددی ہے مزید مثالوں سے سمجھئے۔

* وہ ابھی تیسرا سوال لکھ رہا ہے۔

* میں نے دونوں سبق یاد کر لئے ہیں۔

* میں نے بازار سے چار کلو چاول خریدے۔

ان مثالوں میں **تیسرا، دونوں اور چار** صفت عددی ہیں یعنی وہ صفت جو اپنے موصوف کے بارے میں یہ بتائے کہ کتنی تعداد میں ہے۔

صفت مقداری:

وہ صفت ہے جو اپنے موصوف کی مقدار کو ظاہر کرے۔ (جو چیزوں کی مقدار کو ظاہر کرے)

جیسے: سیر بھر، تھوڑی سی، ذراسا۔

یعنی وہ صفت جو مقدار بتائے

مثلاً:

*۔زیادہ شکر مت کھاؤ۔

*۔آج میچ میں کم گول ہوئے۔

*۔مجھے بہت سارے کھلونے چاہیے۔

ان مثالوں میں **زیادہ، کم، سارے** اپنے موصوف کی مقدار بتارہے ہیں۔

مشق:

درج ذیل جملوں کو صفت نسبتی، صفت عددی اور صفت مقداری سے پر کریں۔

*۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نمک ذائقے میں اچھا ہوتا ہے۔

*۔احمد نے کھانے میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔روٹی کھائی۔

*۔۔مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پانی پلادو۔

* ۔۔۔۔۔۔۔۔۔قوم بہت محنتی ہے۔

*۔سعدیہ نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیلے خریدے۔

*۔چائے میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔شکر ڈال دو۔

6۔اسم مشتق:

اسم مشتق ایسے اسم کو کہتے ہیں جو مصدر سے بنا ہو۔

مثلاً:۔دوڑنا۔ لکھائی۔ یہ وہ سارے اسم جو مصدر سے بنے ہیں۔

اسم مشتق کی قسمیں

اس کی پانچ اقسام ہیں۔

1۔اسم فاعل

2۔اسم مفعول

3۔اسم حاصل مصدر

4۔اسم حالیہ

5۔معاوضہ

ا۔اسم فاعل:

وہ اسم مشتق ہے جو کسی کام کے کرنے والے ظاہر کرے۔

مثلاً: **سبزی والا۔ پڑھنے والا، دیکھنے والا، دیکھنے والوں** وغیرہ

نوٹ۔

بعض اوقات اسم کے بعد "والا" یا "والی" لگا کر اسم فاعل بناتے ہیں۔ جیسے دودھ والا بعض اوقات الفاظ میں معمولی سی تبدیلی کر کے اسم فاعل بنائے جاتے ہیں۔ جیسے بھکاری۔ ہونہار۔ طلب گار وغیرہ۔

۲۔اسم مفعول:

اسم مفعول وہ اسم مشتق ہے جو اس شخص یا چیز کو ظاہر کرے جس پر کام واقع ہوا ہو۔

مثلاً:

*۔ اپنوں کے ہاتھوں زخم کھائے ہوئے ہیں۔

*۔ تقدیر کا لکھا ہوا کون بدل سکتا ہے۔

ان مثالوں میں **کھائے ہوئے** اور **لکھا ہوا** ایسے اسم مشتق ہیں۔ جو مصدر سے نکلے ہیں۔

نوٹ

اسم مفعول ایسے افراد کو ظاہر کرتا ہے جس پر فعل (کام ہوا) واقع ہوا ہے۔

۳۔اسم حالیہ:

یہ وہ اسم مشتق ہوتے ہیں جو دوسرے اسموں کی حالت یا کیفیت ظاہر کرتے ہیں یا جو فاعل اور مفعول کی حالت کو ظاہر کریں۔

جیسے۔

*۔ دنیا سے اک روز ہنستے ہنساتے چلیں جائیں گے۔

مثال میں جو اسم کی کیفیت بیان کی جا رہی ہے وہ **ہنستے ہنساتے** بتائی جا رہی ہے۔

جیسے۔

*وہ سب کو روتے ہوئے چھوڑ گیا۔

نوٹ: اسم حالیہ بنانے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ مصدر کی علامت دور کر کے واحد کے لئے (تا ہوا) جمع کے لئے (تے ہوئے) لگاتے ہیں۔

گانا سے گاتے ہوئے۔ بنایا جاتا ہے۔

۴۔ اسم معاوضہ:

یہ وہ اسم مشتق ہے جو کسی خدمت یا محنت کا معاوضہ کا نام ہو۔

جیسے۔

*۔ کرسی کی مرمت کیا لو گے۔

*۔ کپڑے کی سلائی کیا ہو گی؟

*۔ پردوں کی دھلائی کیا ہو گی؟

مرمت، سلائی، دھلائی سے مراد اجرت ہے یعنی **رنگائی سے رنگنے، دھلائی سے دھونے** یعنی اسم معاوضہ خدمت یا محنت کے معاوضہ کا نام ہے۔

۵۔ اسم حاصل مصدر:

یہ وہ اسم مشتق ہے جس کے معنوں میں اس مصدر کی کیفیت پائی جائے جس سے وہ بنا ہوا ہو۔

جیسے۔ ہنسا سے ہنسی۔ بچنا سے بچاؤ۔ سجانا سے سجاوٹ۔ پڑھنا سے پڑھائی۔ گننا سے گنتی۔

غریب سے غریبی۔ آدمی سے آدمیت۔ دوست سے دوستی۔ وغیرہ

یہ وہ اسم ہیں جو اپنے جانے مصدر کی کیفیت کو ظاہر کرتے ہیں۔

٦۔ اسم استفہام:

جب ہم کوئی بات پوچھنے کے لئے، دریافت کرنے کے لئے یا سوال کرنے کے لئے جو الفاظ استعمال کرتے ہیں اسے اسم استفہام کہتے ہیں۔

جاندار اسماء کے لئے ہم "کون اور کس" کا استعمال کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ "کونسا اور کتنا" بھی ضمائر استفہام ہیں۔

مثلاً:

*۔ آپ کہاں رہتی ہو؟

*۔ تمہارا نام کیا ہے؟

*۔ تم لندن واپس کب آئے؟

*۔ تمہیں یہ بات کس نے بتائی؟

اسم استفہام کی قسمیں۔

اس استفہام کی تین اقسام ہیں۔

۱۔ استفہام انکاری

۲۔ استفہام اقراری

۳۔ استفہام استخباری

۱۔ استفہام انکاری:

جس میں انکار کے معنی پائے جاتے ہیں۔

یعنی جس کا انکار جواب "نہ" یا "نہیں" میں ہو۔

مثلاً:

*۔ میں نے یہ کام نہیں کیا۔

۲۔استفہام اقراری:

جس سے کسی بات کا اقرار کرانا مقصود ہوتا ہے۔

یعنی جس میں کسی بات کا اقرار پایا جائے۔

مثلاً:

*۔میں نے یہ کام کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

۳۔استفہام استخباری:

اکثر اوقات کوئی بات یا خبر دریافت کرنے کے لئے جو الفاظ استعمال کرتے ہیں۔انہیں استفہام استخباری کہتے ہیں۔

مثلاً:

*۔تمہیں یہ بات کس نے سکھائی؟

*۔تمہارے والد کا کیا نام ہے؟

*۔کمرے میں کون آیا تھا؟

اسم کنایہ:

کنایہ وہ ضمیر ہے جو کسی شخص یا چیز کا اصلی نام لئے بغیر اس کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال کئے گئے ہیں۔

ایسے ناموں یا الفاظ کو ہم اسم کنایہ کہتے ہیں۔

مثلاً: ایسے ویسے۔فلاں۔ایسا تیسا۔وغیرہ

اب جملے میں اس کے استعمال سے سمجھتے ہیں۔

جیسے۔

1۔ایرے غیرے کو شادی میں مت بلایا کرو۔

2۔فلاں کو افطار دے آو۔

3۔ایسے ویسے بچوں کو دوست مت بنالو۔

فعل

فعل: فعل کام کو کہتے ہیں فعل کا تعلق کسی نہ کسی زمانے سے ہوتا ہے۔

فعل کی اقسام (زمانے کی لحاظ سے)

زمانے کی تین اقسام ہیں۔

ا۔زمانہ ماضی

ب۔زمانہ حال

ج۔ زمانہ مستقبل

فعل ماضی:

آج ہم زمانے ماضی کو پہلے سمجھیں گے زمانہ ماضی جو گزر چکا ہو۔وہ سارے کام جو ہم گزرے ہوئے زمانے میں کر چکے ہوں وہ فعل ماضی کہلاتے ہیں۔

مثالیں:

1۔کل احمد اسکول نہیں گیا تھا۔

2۔زارا نے آم کھایا۔

3۔ہم دعوت میں گئے تھے۔

4۔شیر بھاگ گیا تھا۔

ان سب مثالوں میں جتنے کام ہیں وہ ختم ہو چکے / کر چکے ہیں۔

یعنی گزشتہ کل احمد نہیں گیا تھا۔ زارا آم کھا چکی ہے۔ تیسرے جملے میں ہم دعوت میں جا کر آ چکے ہیں۔ آخری مثال میں شیر بھاگ چکا تھا۔

وہ کام جو گزرے ہوئے زمانے میں ہو چکے ہوں فعل ماضی کہلاتے ہیں۔

فعل حال:

وہ کام جو ہو رہا ہو وہ فعل حال کہلاتا ہے۔

وہ فعل ہے جو موجودہ زمانے میں کسی کام کا کرنا ظاہر کرے۔

موجودہ زمانہ مطلب ابھی ہو رہا ہو۔

مثالیں:

1۔ احمد اسکول جا رہا ہے۔

2۔ ہم دعوت میں جا رہے ہیں۔

3۔ شیر بھاگ رہا ہے۔

4۔ زارا کام کر رہی ہے۔

ان مثالوں میں سارے کام ابھی موجودہ زمانے میں ہو رہے ہیں۔ احمد روزانہ اسکول جاتا ہے۔ ہم ابھی دعوت میں جا رہے ہیں۔ شیر ابھی اسی وقت بھاگ رہا ہے۔ زارا کام کر رہی ہے۔

فعل مستقبل:

جو کام ہونے والا ہو وہ فعل مستقبل کہلاتا ہے۔ یعنی وہ فعل ہے جو آنے والے زمانے میں کسی کام کا کرنا یا ہونا ظاہر کرے۔

مثالیں:

1۔احمد اسکول جائے گا۔

2۔زارا آم کھائے گی۔

3۔ہم دعوت میں جائیں گے۔

4۔شیر بھاگ جائے گا۔

ان مثالوں میں احمد اسکول مستقبل میں جائے گا۔اسی طرح زارا آم کھائے گی،ابھی اس نے کھایا نہیں ہے۔ہم دعوت میں جانے کا سوچ رہے ہیں ابھی گئے نہیں ہیں۔شیر بھاگ جائے گا یعنی ابھی بھاگا نہیں ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں میں سے فعل ماضی، فعل حال اور فعل مستقبل الگ کریں۔

1۔احمد نے کام مکمل کر لیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

2۔میں کل لاہور جاؤں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

3۔لڑکے کرکٹ کھیل رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

4۔مجھے کل بخار تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

5۔ہم اتوار کو چڑیا گھر جائیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فعل، فاعل، مفعول

فعل کام کو کہتے ہیں

فاعل جو کام کرنے والا ہو۔

مفعول جس پر کام کیا جائے۔

مثالیں:

اب انہیں مثالوں میں سمجھیں۔

1۔زارانے کپڑے خریدے۔اس مثال میں زارا(فاعل) کپڑے(مفعول)اور خریدے(فعل) ہے۔

2۔مریم بازار جارہی ہے۔اس میں **مریم**(فاعل) ہے۔

بازار(مفعول)اور **جارہی**(فعل) ہے۔

3۔کل امی نے مزیدار بریانی بنائی۔**امی**(فاعل)

بریانی(مفعول)اور **بنائی(**فعل**)** ہے۔

فاعل وہ جو کام کر رہا ہو اور جس چیز پر کام کیا جائے مفعول کہلاتا ہے۔زارانے کیا کام کیا؟خریدے۔کیا چیز خریدی؟کپڑے ل۔جو کام کر رہا ہے وہ "زارا" کیا خریدا؟کپڑے اور کام کیا ہوا؟خریدے۔

ہر جملے میں پہلے فاعل پھر مفعول اور آخر میں فعل آئے گا۔

مندرجہ ذیل جملوں میں سے فعل، فاعل اور مفعول الگ کریں۔

	فعل	فاعل	مفعول
سعدیہ کتاب پڑھ رہی ہے			
امی نے بریانی بنائی			
بچے میدان میں کھیل رہے ہیں			
ابو دفتر کا کام کر رہے ہیں			
مالی پودوں کو پانی دے رہا ہے۔			

فعل کی اقسام بلحاظ بناوٹ

بناوٹ کے لحاظ سے **فعل کی چھ قسمیں** ہیں۔

1۔ فعل ماضی

2۔ فعل حال

3۔ فعل مستقبل

4۔ فعل مضارع

5۔ فعل امر

6۔ فعل نہی

1۔ فعل ماضی:

بہت سے کام ایسے ہوتے ہیں جو گزرے ہوئے زمانے میں ہوئے ہوں۔

جیسے۔ وہ آیا۔ میں گیا۔ اس نے کھایا

فعل ماضی کی چھ اقسام ہیں۔

۱۔ ماضی مطلق

۲۔ ماضی قریب

۳۔ ماضی بعید

۴۔ ماضی استمراری

۵۔ماضی شکی

۶۔ماضی شرطی

۷۔تمنائی

۱۔فعل ماضی مطلق:

یہ وہ فعل ہے جس میں کام کا ہونا گزرے ہوئے زمانے میں پایا جائے لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ کام / فعل قریب یا دور کے زمانے میں ہوا۔

مصدر کی علامت:

اس کو بنانے کا یہ قاعدہ ہے "نا" کو ہٹا کر "الف" لگا دینے سے ماضی مطلق بنتا ہے۔

مثلاً: **کھانا سے کھایا۔ لکھنا سے لکھا۔ پڑھنا سے پڑھا۔**

۲۔فعل ماضی قریب:

بہت سے فعل / کام ایسے ہوتے ہیں جن سے یہ پتہ چلتا ہے کہ کام قریب کے زمانے میں ہوا ہے۔

جیسے۔ **وہ آیا۔ وہ چلا گیا۔ احمد بیٹھا ہے۔ اس نے لکھا ہے۔**

۳۔فعل ماضی شکی:

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ اس میں شک پایا جاتا ہے یعنی کام کے ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں شک وشبہ پایا جاتا ہے۔

مثلاً: **وہ آیا ہو گا: وہ بیٹھا ہو گا۔ وہ چلا گیا ہو گا۔**

ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ کام گزرے ہوئے زمانے میں مشکوک ہے۔

بنانے کا قاعدہ: ماضی مطلق کے بعد ہو گا یا ہونگے لگاتے رہیں۔

۴۔ فعل ماضی شرطی:

ایسے بہت سے فعل ماضی ہیں جن میں شرط کا ہونا بھی پایا جاتا ہے۔

مثلاً: اگر وہ محنت کرتا تو کامیاب ہو جاتا۔ یعنی وہ فعل ماضی جس میں شرط پائی جائے۔

بنانے کا طریقہ:

مصدر: جانا سے

ماضی شرطی: جاتا

ماضی مطلق: گیا

ماضی شرطی: گیا ہوتا

اسکو بنانے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ماضی مطلق کے آخر میں "ہے" بڑھانے سے ماضی قریب بن جاتا ہے۔

مثلاً: **وہ آیا۔** ماضی مطلق ہے۔

اب اس میں "ہے" لگانے یعنی وہ آیا ہے۔ ماضی قریب بن گیا۔

(یعنی یہ کام ابھی ہوا ہے)

۵۔ فعل ماضی بعید:

یہ وہ فعل ماضی ہے۔ جس میں فعل دور کے زمانے یعنی زمانہ بعید میں ہوا ہو۔

مثلاً: **وہ آیا تھا۔ اس نے لکھا تھا۔ وہ گیا تھا۔**

اب آیا تھا۔ لکھا تھا۔ گیا تھا۔ ایسے افعال ہیں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ زمانہ بعید یعنی دور کے زمانے میں گزر چکا ہے۔

مثلاً: ماضی مطلق میں "تھا" لگا دیں۔

٦۔ فعل ماضی استمراری:

وہ فعل ہے جس میں کام کا گزرے ہوئے زمانے میں جاری رہنا یا بار بار ہونا پایا جائے

جیسے۔ **وہ آتا تھا۔ اسلم لکھتا تھا۔ مریم جاتی تھی۔ وہ لکھ رہا تھا۔ وہ لکھا کرتا تھا۔**

۷۔ ماضی تمنائی

ایسا فعل جس میں آرزو یا تمنا پائی جائے۔

مثلاً:

کاش میں تھوڑا اور انتظار کر لیتا تو وہ مجھے مل جاتا۔

ماضی تمنائی کے ساتھ کاش لگاتے ہیں۔ لیکن کاش ہونا لازمی نہیں۔

2 فعل حال:

وہ فعل ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ کام موجودہ زمانے میں ہوا ہے یا ہو رہا ہے۔

مثلاً: **بچہ کھیلتا ہے۔ امی پکار رہی ہیں۔ وہ پڑھتا ہے۔ تارے چمک رہے ہیں۔**

بنانے کا قاعدہ:

مصدر کی علامت (نا) دور کرنے کے بعد (تا ہے) یا (رہا ہے) جیسے: پڑھنا سے پڑھتا ہے یا پڑھ رہا ہے۔

3۔ فعل مستقبل

بہت سے ایسے کام ہیں جو آئندہ زمانے میں ہونے والے ہوتے ہیں یا وہ فعل جو آنے والے زمانے میں کسی کام کا کرنا یا ہونا ظاہر کرے۔

جیسے: جائے گا۔ پڑھے گا۔ کھائے گا۔ آئے گا۔

یہ سب ایسے افعال ہیں جو یہ ظاہر کر رہے ہیں کہ کام آئندہ آنے والے زمانے میں ہونے والا ہے۔

4۔ فعل مضارع

وہ فعل ہے جس میں حال اور مستقبل دونوں زمانے پائے جاتے ہیں۔

ایسے بہت سے افعال ہوتے ہیں۔ جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی کام موجودہ زمانے میں ہو گا یا آئندہ زمانے میں ہونے والا ہے۔

یعنی ایسا فعل جس میں زمانہ حال اور مستقبل دونوں پائے جاتے ہیں۔

اسکو بنانے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ مصدر کی علامت (نا) دور کرنے کے بعد (ئے +ے) لگا دیتے ہیں۔

جیسے: کھانا سے کھائے گا۔ پڑھنا سے پڑھے۔ بیٹھنا سے بیٹھے۔

5۔ فعل امر

فعل امر وہ فعل ہے جس میں کسی کام کے کرنے یا حکم پایا جائے۔ زیادہ تر بڑے چھوٹوں کو حکم دیتے ہیں۔

استاد طالب علموں کو حکم دیتے ہیں یا ماں باپ اپنی اولاد کو حکم دیتے ہیں وغیرہ

مثلاً:

وقت پر کام کرو۔

بڑوں کا کہا مانو۔

تم میری بات سنو۔

اب ان مثالوں میں کرو، مانو، سنو حکم کے معنی میں استعمال ہو رہے ہیں۔

6۔ فعل نہی

فعل نہی وہ فعل ہے جس میں کام کرنے سے منع کیا گیا ہو۔

1۔ پھول مت توڑو۔

2۔ جھوٹ نہ بولو۔

اس میں **مت** اور **نہ** فعل نہی ہیں۔ فعل امر سے پہلے "مت" اور "نہ" لگا دینے سے فعل نہی بن جاتا ہے۔

مشق:

اس عبارت میں سے **فعل حال، فعل مستقبل، فعل مصارع، فعل امر، فعل نہی** الگ کریں۔

بچے جب اسکول جاتے ہیں تو ماں باپ خوشی مناتے ہیں اور دعا کرتے ہیں وہ اچھے انسان بنیں۔ ان کو دین اور دنیا میں کامیابی ملے اور وہ والدین کے ہر ارمان کو پورا کریں۔ وہ یہ امید لگائے بیٹھے رہتے ہیں کہ ان کا بچہ پڑھ لکھ کر ترقی کرے گا ماں باپ کا نام روشن کرے گا۔ استاد اور والدین بچوں کو ہمیشہ سچ بولنے کا حکم دیتے ہیں۔

حرف

حرف وہ کلمہ ہے جو نہ تو کسی کا نام ہو نا ہی کوئی کام ہو۔

بلکہ حرف وہ کلمہ ہے۔ جس کے اپنے کوئی معنی نہ ہو بلکہ اسم اور فعل کے ساتھ مل کر اپنے پورے معنی دے۔

نوٹ: جن حروف کا بکثرت غلط استعمال ہوتا ہے وہ ہیں "نے""کو""سے""میں" اور "پر"۔

کو صرف اسم نکرہ اور اسم معرفہ کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ احمد کو یہ کتاب واپس کر دو۔

اسم ضمیر کے ساتھ کو کا استعمال صحیح نہیں ہے۔

آپ نے ان کو کھانا کیوں نہیں دیا۔ (غلط)

آپ نے انہیں کھانا کیوں نہیں دیا۔ (صحیح)

نوٹ

اکثر کو کا استعمال سے کی جگہ بھی کیا جاتا ہے جو کہ غلط ہے

جیسے۔

اسلم نے اپنے دوست کو کہا کہ وہ لاہور جا رہا ہے۔ (غلط)

اسلم نے اپنے دوست سے کہا کہ وہ لاہور جا رہا ہے۔ (صحیح)

حرف کی اقسام:

1۔ حروف امانت:

بعض حرف ایسے ہوتے ہیں جو اسموں کے باہمی تعلق سے اپنے معنی کو ظاہر کرتے ہیں۔

جیسے: **احمد کی کتاب۔ ثنا کے کپڑے**۔ اس کا اسکول وغیرہ

ان مثالوں میں "کی" "کے" "کا" حرف امانت ہیں۔

2۔ حروف جار:

وہ حروف جو جملے کے فعل کے ساتھ اسم کا تعلق ظاہر کرتے ہیں۔

مثلاً: بندر درخت پر بیٹھا ہے۔

2۔ کتاب میز پر رکھ دو۔

3۔ پانی گلاس میں ہے۔

پر، میں۔ حروف جار ہیں یہ فعلوں کے ساتھ اسموں کے تعلق کو ظاہر کرتے ہیں۔

اردو میں عام طور پر ذیل، حروف جار استعمال ہوتے ہیں۔

میں۔سے۔پر۔تک۔آگے۔پیچھے۔نیچے۔۔ساتھ۔درمیان۔سامنے

3۔ حروف عطف:

حروف عطف وہ حروف ہیں، جو دو کلموں کو آپس میں ملائیں یا دو جملوں کو ملائیں۔

مشق:

کلمات ذیل اردو قواعد میں کیا ہیں۔

اور۔بلکہ۔پر۔کیونکہ۔اف۔سبحان اللہ۔ماشااللہ۔افسوس۔البتہ۔کاش

مثلاً:

1۔ احمد اور علی دونوں دوست ہیں۔

2۔ اتحاد و اتفاق میں برکت ہے۔

3۔ پہلے پڑھو پھر کھیلنے جاؤ۔

ان مثالوں میں "اور" "و" "پھر" حروف عطف ہیں جو دو کلموں یا دو جملوں کو آپس میں ملاتے ہیں۔

حروف عطف یہ ہیں۔

اور، و، کہ، کے پھر، تیز، بھی۔

4۔ حروف اضراب:

وہ حروف ہیں جو ایک بات کو دوسرے پر فوقیت دیتے ہیں یعنی ایک بات کو ترقی دے کر اعلی کو ادنی اور ادنیٰ کو اعلیٰ بنا لینے کے موقع پر دو جملوں کے درمیان استعمال ہوتے ہیں۔

مثلاً: 1۔ وہ پتھر نہیں بلکہ ہیرا ہے۔

2۔ وہ انسان نہیں بلکہ جانور ہے۔

5۔ حروف علت:

بعض الفاظ ایسے ہوتے ہیں جو کسی بات کا سبب ظاہر کرتے ہیں۔

جیسے:

اسکول دیر سے آیا (سبب) گاڑی خراب تھی۔

دوسری مثال میں صبر کرو (وجہ) اس لئے اس کا نتیجہ ہمیشہ اچھا ہوا ہے۔

6۔ حروف تردید:

وہ حروف ہیں جو دو چیزوں یا دو باتوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔

یعنی ایسے حروف جو یہ ظاہر کرتے ہیں کہ دو باتوں یا دو چیزوں کے درمیان کسی ایک کو انتخاب کرنا ہو۔

مثلاً:

1۔ یا علم حاصل کرو یا ہنر۔

2۔ خوشی ہو یا غم خدا کا شکر ادا کرو۔

3۔ خواہ یہ لو خواہ وہ لو۔

7۔ حروف تنبیہ:

یہ وہ حروف ہوتے ہیں جو ایک چیز کو دوسری چیز جیسا ظاہر کرتے ہیں۔

جیسے:

1۔ یہ لڑکی پھول کی طرح نازک ہے۔

2۔ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند جیسا ہے۔

3۔ یہ ہو بہو اپنی ماں کی تصویر ہے۔

ان مثالوں میں لڑکی کو پھول سے تشبیہ دے کر اس کی نزاکت بیان کی جا رہی ہے۔ اس طرح چہرے کی خوبصورتی کو چاند جیسا کہا گیا ہے۔
یعنی ایک چیز کا دوسری چیز جیسا ہونا بتاتا ہو حروف تنبیہ کہلاتا ہے۔

8۔ حروف ندا:

بعض حروف ایسے ہوتے ہیں جو پکارنے کے لئے بولے جائیں۔

مثلاً: اے۔ یا۔ ارے۔ ابے۔ او۔ جی

جیسے:

1۔ اے خدا! پاکستان کو سلامت رکھ۔

2۔ اوئے! تم کیا کر رہے ہو۔

9۔ حروف تعجب:

وہ حروف ہیں جو تعجب یا حیرت کے موقع پر بولیں جائیں۔

مثلاً: اللہ۔ اُف۔ اف۔ آہا، واہ بھئی واہ۔ زبردست، کیا بات ہے، سبحان اللہ وغیرہ۔

جیسے:

1۔ **افوہ!** کل پھر ہڑتال ہے۔

2۔ **سبحان اللہ!** کیا خوبصورت پھول ہے۔

10۔ حروف انبساط:

انسان کی زبان پر خوشی کے موقع پر بعض حروف بے ساختہ آجاتے ہیں۔

ماشاءاللہ۔ سبحان اللہ۔ واہ واہ۔ ایسے حروف ہیں۔ جن سے خوشی جھلکتی ہو۔۔

جیسے:

1۔ **ماشاءاللہ** بہت اچھا کام کیا ہے۔

2۔**واہ!واہ!** کیا کھانا بنایا ہے۔

11۔ حروف تاسف:

ایسے حروف جو غم یا رنج کے موقع پر کہے جائیں۔

مثلاً:**ہائے۔افسوس**۔وغیرہ

1۔**افسوس!** تم نے وقت کی قدر نہ کی۔

2۔**ہائے!** میری کتاب کھو گئی۔

12۔ حروف تنبیہ:

ایسے حروف جو ڈرانے یا خبر دار کرنے کے موقع پر بولے جائیں۔

مثلاً:**خبر دار۔دیکھنا۔سنو تو**۔وغیرہ

جیسے:

1۔**خبر دار** جو تم نے ملنے کی کوشش کی۔

2۔**دیکھو** اگر اب تم نے اب کام مکمل نہ کیا تو سزا ملے گی۔

ان مثالوں میں "خبر دار" اور دیکھو تنبیہ کے طور پر استعمال ہو رہے ہیں۔یعنی ایسے حروف جو کسی بات سے ڈرانے، دھمکانے یا کسی بات سے منع کرنے کے لئے استعمال ہوں۔

13۔ حروف تردید:

وہ حروف ہیں جو دو چیزوں یا دو باتوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کے موقع پر بولے جائیں۔

جیسے: امیر ہو یا غریب۔ خواہ یہ لو خواہ وہ لو۔

1۔ یا علم حاصل کرو **یا** ہنر۔

2۔ **خواہ** رنج ہو یا خوشی ہمیشہ خوش رہو۔

یعنی ان مثالوں میں **یا** اور **خواہ** ایسے حروف ہیں جو یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ان دو باتوں میں سے کوئی ایک بات ہونی چاہیے

14۔ حروف استدراک:

وہ حروف ہیں جو پہلے جملے میں آنے والی کسی بات کی وضاحت کے لئے دوسرے جملے میں استعمال ہوتے ہیں۔

یعنی پہلے جملے میں شبہ دور کرنے کے لئے اور دوسرے جملے میں استعمال ہوتے ہیں۔

مثلاً: **لیکن۔ مگر۔ البتہ۔ پر**۔ وغیرہ

جیسے:

1۔ میرے پاس وقت نہیں ہے لیکن میں کوشش کرتا ہوں۔

2۔ وہ بہت قابل ہے لیکن لاپرواہ ہے۔

3۔ ہمیں کھیلنے کا شوق ہے پر وقت نہیں ملتا۔

4۔ میں خود دعوت میں نہیں آؤنگا البتہ اپنے گھر والوں کو بھیج دونگا۔

ان مثالوں میں **لیکن۔ پر۔ البتہ** حروف استدراک ہیں۔ جو پہلے جملے سے شبہ کو دور کرنے کے لئے استعمال ہوئے ہیں۔

15۔ حروف تاکید:

وہ حروف ہیں جن سے بات میں زور پیدا ہو۔

مثلاً: **ضرور۔ ہرگز۔ کبھی۔ بالکل**

جیسے

1۔ **ہرگز** تم ایسا نہ کرنا۔

2۔ یہ خبر **بالکل** غلط ہے۔

16۔ حروف تمنا:

ایسے حروف جو کسی خواہش کے موقع پر بولے جائیں۔ زیادہ تر حروف "کاش" اس میں استعمال ہوتا ہے۔

جیسے۔

1 ۔**کاش** تم محنت کر لیتے تو فیل نہ ہوتے۔

مشق۔

درجہ ذیل کلمات اردو قواعد میں کیا ہیں۔

اور۔ بلکہ۔ پر۔ کیونکہ۔ اف۔ سبحان اللہ۔ ماشااللہ۔ افسوس۔ البتہ۔ کاش

جملے (کلام) اور اس کی قسمیں

جب دو یا دو سے زیادہ کلمات ترکیب پائیں تو اس مرکب کو کلام کہتے ہیں۔

1۔ کلام ناقص:

یہ وہ مرکب ہے جس سے سننے والے کو مطلب واضح نہ ہو۔ یہ نامکمل جملہ ہوتا ہے۔

جیسے۔ سعدیہ کے کپڑے۔ تمہارا قلم

ان مثالوں سے مطلب واضح نہیں ہو رہا۔

2۔ کلام تام:

یہ وہ مرکب ہے جس سے سننے والے کو پورا مطلب سمجھ میں آجائے۔

جیسے۔

1۔ تمہارا قلم کہاں ہے ؟

2۔ سعدیہ کے کپڑے میلے ہیں۔

ان مثالوں سے مطلب پورا واضح ہو گیا اور جملہ مکمل ہوتا ہے۔

مرکب ناقص کی اقسام:

1۔ **مرکب اضافی**: وہ مرکب ہے جو دو کلموں یا اسموں کے درمیان تعلق ظاہر کرتا ہے۔ ان کلموں کے درمیان **کا، کی، کے** وغیرہ لگائے ہیں۔ جیسے: احمد کی گاڑی، سعدیہ کا بیٹا، یہاں کی اور کا دوسرے اسم سے اپنا تعلق کا اظہار کر رہے ہیں۔

2۔ مرکب توصیفی:

یہ وہ مرکب ہے جو صفت اور موصوف سے مل کر بنے۔ جیسے **میٹھا انار۔ رحم دل بادشاہ۔**

3۔ مرکب امتزاجی:

جب دو سے زیادہ کلمے مل کر ایک اسم بناتے ہیں۔ جیسے گلشن اقبال۔ حیدر علی۔

4۔ مرکب عددی:

ایسا مرکب جو عدد اور معدود سے مل کر بنتا ہو۔ دو روٹی چار لڑکے۔ ان مثالوں میں دو اور چار عدد ہیں جبکہ روٹی، لڑکے معدود ہیں یعنی شمار یا جن کی گنتی کی گئی ہو۔

4۔ مرکب عطفی:

مرکب عطفی وہ مرکب ہے جو حرف عطف (یہ۔ اور) سے مل کر بنتا ہو۔

مثلاً: **صبح و شام۔ نیک و بد۔**

5۔ تابع موضوع:

اس مرکب میں بعض دفعہ با معنی دار الفاظ کے ساتھ محاورے یا قافیہ کے لحاظ سے آگے کوئی لفظ بڑھا دیا جاتا ہے۔

جیسے۔ چال ڈھال۔ رونا دھونا

ان مثالوں می ں **ڈھال** اور **دھونا** اپنے معنی نہیں دے رہا۔

مشق:

ذیل میں دیئے گئے الفاظ کو مرکب کی اقسام کے لحاظ سے چن کر الگ لکھئے۔

امیر و غریب۔ چار گھوڑے۔ اسلم کا کرتا۔ لال سیب۔

مسند اور مسند الیہ:

جملے میں جس شخص یا چیز کے بارے میں کچھ کہا جائے وہ مسند الیہ ہوتا ہے اور جو کچھ کہا جائے وہ مسند کہلاتا ہے۔

جیسے۔

1۔ سعدیہ پڑھتی ہے۔

2۔ احمد ہوشیار ہے۔

ان مثالوں میں **احمد** اور **سعدیہ** مسند الیہ ہیں جبکہ **ہوشیار** اور **پڑھتی** مسند ہیں۔

محاورات

محاورہ لغت میں بول چال اور بات چیت کو کہتے ہیں لیکن اصطلاح میں اس خاص بول چال کا نام ہے جس میں الفاظ اپنے حقیقی معنوں میں استعمال نہ ہوتے ہوں۔

دیئے گئے محاورات کے معنی لغت میں تلاش کریں پھر انہیں جملوں میں استعمال کریں۔

1۔ کتاب کا کیڑا ہونا۔

2۔ آسمان سر پر اٹھانا

3۔ بال کی کھال نکالنا

4۔ ٹس سے مس نہ ہونا

5۔ جنگل میں منگل ہونا

6۔ خون سفید ہونا

7۔ چار چاند لگانا

8۔ دم دبا کر بھاگنا

9۔ سر آنکھوں پر۔

10۔ شیطان کی آنت

محاورہ ایک فعل اور چند الفاظ سے مل کر بنتا ہے۔ حقیقی معنوں کے بجائے مجازی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔

مثلاً: روٹی کھائی اور قسم کھائی

اس مثال میں روٹی کھائی حقیقی معنوں میں استعمال ہو رہے ہیں جبکہ قسم کھائی مجازی معنوں میں استعمال ہو رہا ہے۔

محاورات میں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ محاورے کے الفاظ میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی جاتی ورنہ محاورہ غلط قرار پائے گا اور زیادہ محاورات کے آخر میں (نا) آتا ہے۔

ایسے انگریزی میں Idioms بھی کہتے ہیں

چند محاورات کو مثالوں سے سمجھئے۔

آگ بگولا ہونا: بہت زیادہ غصے میں آنا

پانی پانی ہونا: شرمندہ ہونا

جی چرانا: ہمت نہ کرنا

درج ذیل محاورات سے جملے بنائیں۔

	محاورات	جملے
1	بال کی کھال نکالنا	
2	پاؤں تلے کی زمین نکل جانا	
3	ٹس سے مس نہ ہونا	
4	خیالی پلاؤ	
5	پکانا	

6	کان پر جوں نہ رینگنا	
7	مفلسی میں آٹا گیلا ہونا	